الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے۔ سال دوم)

(برائے طلباء) الموافق سنة 1444ھ 2024ء

وقت: تین گھنٹے | پہلا پرچہ: قرآن مجید (ترجمہ و تفسیر) | کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں؟

حصہ اوّل ...... قرآن مجید

سوال نمبر ۱:۔ وَاذْكُرْ يَا مُحَمَّدُ لِقَوْمِكَ إِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰى لَيْلَةَ رَاٰى النَّارَ وَ الشَّجَرَةَ اَنْ يْ بِاَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ رَسُوْلًا قَوْمَ فِرْعَوْنَ مَعَهٗ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ بِالْكُفْرِ بِاللّٰهِ وَبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ بِاسْتِعْبَادِهِمْ اَلَا الْهَمْزَةُ لِلْاِسْتِفْهَامِ الْاِنْكَارِيْ يَتَّقُوْنَ اللّٰهَ بِطَاعَتِهٖ فَيُوَحِّدُوْنَهٗ ۔

(الف) کلام باری تعالیٰ اور کلام مفسر پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کون سے معجزات عطا فرمائے؟

(ج) سورۃ شعراء میں کتنے انبیاء کی قوموں کا ذکر ہوا؟ نیز ان قوموں کے نام لکھیں؟

سوال نمبر ۲:۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ اِبْنَهٗ عِلْمًا بِالْقَضَاءِ بَيْنَ النَّاسِ وَ مَنْطِقِ الطَّيْرِ وَ غَيْرَ ذٰلِكَ وَقَالَا شُكْرًا لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا بِالنُّبُوَّةِ وَ تَسْخِيْرِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّيَاطِيْنِ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ وَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ النُّبُوَّةَ وَالْعِلْمَ ۔

(الف) کلام باری تعالیٰ اور کلام مفسر کا ترجمہ کرتے ہوئے اغراض مفسر کی وضاحت کریں؟

(ب) حضرت سلیمان علیہ السلام کو کیسی حکومت عطا کی گئی؟ مختصر تحریر کریں؟

(ج) کتنے بادشاہوں نے پوری دنیا پر حکومت کی؟ ان کے نام لکھیں؟

سوال نمبر 3:۔ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُوْدٌ مِّنَ الْكُفَّارِ مُتَحَزِّبُوْنَ اَيَّامَ حَفْرِ الْخَنْدَقِ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا مَلٰٓئِكَةً وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بِالتَّاءِ مِنْ حَفْرِ الْخَنْدَقِ وَ بِالْيَاءِ مِنْ تَحْزِيْبِ الْمُشْرِكِيْنَ بَصِيْرًا اِذْ جَاءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ مِنْ اَعْلَى الْوَادِيْ وَاَسْفَلِهٖ مِّنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ۔

(الف) کلام باری تعالیٰ اور کلام مفسر پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) غزوہ احزاب کہاں واقع ہوا اور اس میں مسلمانوں کو کیسے نصرت خداوندی حاصل ہوئی؟ تفصیلاً لکھیں؟

(ج) غزوہ اور سریہ میں کیا فرق ہے؟

سوال نمبر4:۔ رب هب لی ولدا من الصالحين فبشرناه بغلام حليم اى ذى حلم كثير فلما بلغ معه السعی اى ان يسعى معه و يعينه قيل بلغ سبع سنين و قيل ثلاثة عشر سنة قال يبنى انى ارى اى رايت فى المنام انى اذبحك و رؤيا الانبياء حق و افعالهم بامر الله تعالى فانظر ماذا ترى من الرای شاوره ليانس بالذبح و ينقاد لامره۔

(الف) کلام باری تعالیٰ اور کلام مفسر کا ترجمہ کرتے ہوئے اغراض مفسر کی وضاحت کریں؟

(ب) قربانی کرنا واجب ہے یا سنت؟ احناف کا مؤقف دلیل سے سپرد قلم کریں؟

(ج) حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں کتنا عرصہ رہے؟



درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طلباء 2024ء

پہلا پرچہ: قرآن مجید (ترجمہ وتفسیر)

حصہ اوّل ...... قرآن مجید

سوال نمبر1:۔ وَاذْكُرْ يَا مُحَمَّدُ لِقَوْمِكَ اِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰى لَيْلَةً رَاَى النَّارَ وَ الشَّجَرَةَ اَنْ اَىْ بِاَنْ اِئْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ رَسُوْلًا قَوْمَ فِرْعَوْنَ مَعَهٗ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ بِالْكُفْرِ بِاللّٰهِ وَبَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ بِاسْتِعْبَادِهِمْ اَلَّا اَلْهَمْزَةُ لِلْاِسْتِفْهَامِ الْاِنْكَارِیْ يَتَّقُوْنَ اللّٰهَ بِطَاعَتِهٖ فَيُوَحِّدُوْنَهٗ ۔

(الف) کلام باری تعالیٰ اور کلام مفسر پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کون سے معجزات عطا فرمائے؟

(ج) سورۃ شعراء میں کتنے انبیاء کی قوموں کا ذکر ہوا؟ نیز ان قوموں کے نام لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب: اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: ''اور اے محمد اپنی قوم کو یاد دلائیں اس وقت کا واقعہ کہ جب تیرے رب نے موسیٰ کو حکم دیا اس رات میں جبکہ موسیٰ نے آگ اور درخت کو دیکھا کہ تو ظالم قوم کے پاس رسول بن کر جا' قوم فرعون کے پاس مع فرعون کے انہوں نے اللہ کے ساتھ کفر کر کے اور بنی اسرائیل کو غلام بنا کر اپنے اوپر ظلم کیا۔ کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے ہو کہ اس کی اطاعت اختیار کر کے اس کے توحید کے قائل ہو جاؤ۔

(ب) معجزات موسیٰ: ید بیضاء اور عصا۔

(ج) شعراء میں انبیاء کا ذکر: سورۃ شعراء میں درج ذیل قوموں کا ذکر ہے:



حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم، حضرت ابراہیم کی قوم، حضرت نوح علیہ السلام کی قوم، حضرت صالح علیہ السلام کی قوم یعنی قوم ثمود، حضرت لوط علیہ السلام کی قوم، حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم۔

سوال نمبر 2:۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ اِبْنَهٗ عِلْمًا بِالْقَضَاءِ بَيْنَ النَّاسِ وَ مَنْطِقِ الطَّيْرِ وَ غَيْرِ ذٰلِكَ وَقَالَا شُكْرًا لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا بِالنُّبُوَّةِ وَ تَسْخِيْرِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّيَاطِيْنِ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ وَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ النُّبُوَّةَ وَالْعِلْمَ.

(الف) کلام باری تعالیٰ اور کلام مفسر کا ترجمہ کرتے ہوئے اغراض مفسر کی وضاحت کریں؟

(ب) حضرت سلیمان علیہ السلام کو کیسی حکومت عطا کی گئی؟ مختصر تحریر کریں؟

(ج) کتنے بادشاہوں نے پوری دنیا پر حکومت کی؟ ان کے نام لکھیں؟

الجواب: (الف) ترجمہ و اغراض مفسر: اور بے شک دیا ہم نے حضرت داؤد اور اس کے بیٹے حضرت سلیمان علیہ السلام لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کا علم اور پرندوں کی بولی اور اس کے علاوہ اور انہوں نے اللہ کا شکر بجالاتے ہوئے کہا "سب تعریفیں اللہ کے لیے جس نے ہم کو فضیلت دی نبوت کے ساتھ اور جن و انس کو مسخر کرنے کے ساتھ اور شیاطین کو مسخر کرنے کے ساتھ اپنے کثیر مومن بندوں پر اور وارث بنایا گیا سلیمان علیہ السلام کو داؤد علیہ السلام کا نبوت و علم کے ساتھ۔

(ب) حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت: حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پرندوں کو بولی کا علم عطا فرمایا کہ آپ علیہ السلام پرندوں کو بولیاں سمجھ جاتے اور ہر شئی جو انبیاء علیہم السلام کو عطا کی جاتی ہے وہ عطا کی گئی اور بادشاہوں کو دی جانے والی ہر شئی عطا فرمائی۔ علاوہ ازیں حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے جنوں، انسانوں اور پرندوں کو تابع کر دیا گیا۔ یوں حضرت سلیمان نے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قدرت و طاقت سے پوری دنیا پر حکومت فرمائیں۔

(ج) بادشاہوں کے نام: چار بادشاہ ایسے گزرے ہیں جنہوں نے پوری دنیا پر حکمرانی کی حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت ذوالقرنین علیہ السلام، نمرود، بخت نصر۔

سوال نمبر 3:۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ مِّنَ الْكُفَّارِ مُتَحَزِّبُوْنَ اَيَّامَ حَفْرِ الْخَنْدَقِ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا مَلٰٓئِكَةً وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بِالتَّاءِ مِنْ حَفْرِ الْخَنْدَقِ وَ بِالْيَاءِ مِنْ تَحْزِيْبِ الْمُشْرِكِيْنَ بَصِيْرًا اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ مِنْ اَعْلَى الْوَادِيْ وَاَسْفَلِهٖ مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.

(الف) کلام باری تعالیٰ اور کلام مفسر پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) غزوہ احزاب کہاں واقع ہوا اور اس میں مسلمانوں کو کیسے نصرت خداوندی حاصل

ہوئی؟ تفصیلاً لکھیں؟

(ج) غزوہ اور سریہ میں کیا فرق ہے؟

جواب: (الف) اعراب: اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیں، جب آئے تمہارے پاس لشکر (کفار) خندق کھودنے کے دنوں میں لڑائی کے لیے تو ہم نے ان پر طوفان بھیجا اور ایسا لشکر جسے تم نہ دیکھا پاتے یعنی فرشتے اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ یعملون کو تاء کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں پھر معنی ہوگا تمہارے خندق کھودنے کے عمل کو جانتا ہے۔ یاء کے ساتھ بھی پڑھ سکتے ہیں یعنی مشرکین کی تخریب کاری کو جانتا ہے/دیکھتا ہے۔ جب وہ تمہارے پاس تمہارے اوپر سے آئے اور تمہارے نیچے سے یعنی وادی کے اوپر سے اور وادی کے نیچے سے مشرق اور مغرب سے۔

(ب) غزوۂ احزاب: مدینہ شریف میں واقع ہوا اور اس غزوہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد سخت آندھی اور بارش سے فرمائی جس سے دشمنوں کے خیمے اکھڑ گئے اور ان کی آنکھوں میں مٹی داخل ہوگئی جس وجہ سے وہ گویا اندھے ہو گئے اور ان کی آگ بجھ گئی اور گھوڑے دوڑ پڑے اور فرشتوں کی بڑی جماعت اللہ نے اتاری۔ طلحہ بن خویلد کہنے لگا کہ محمد نے تم پر جادو کر دیا ہے۔ پھر کفار بغیر قتال کیے شکست خوردہ ہوئے۔

(ج) غزوہ: وہ لڑائی اور جنگ جس میں نبی علیہ السلام بنفسِ نفیس شریک ہوئے۔

سریہ:

وہ جنگ جس میں نبی علیہ السلام نے شرکت نہ کی لیکن اس لشکر کو نبی علیہ السلام روانہ فرمائیں۔

سوال نمبر۴:-

رب هب لي ولدا من الصلحين فبشرناه بغلام حليم اى ذى حلم كثير فلما بلغ معه السعى اى ان يسعى معه و يعنيه قيل بلغ سبع سنين و قيل ثلاثة عشر سنة قال يبنى انى ارى اى رايت فى المنام انى اذبحك و رؤيا الانبياء حق و افعالهم بامر الله تعالىٰ فانظر ماذا ترى من الراى شاوره ليانس بالذبح و ينقا دللامر به.

(الف) کلام باری تعالیٰ اور کلام مفسر کا ترجمہ کرتے ہوئے اغراض مفسر کی وضاحت کریں؟

(ب) قربانی کرنا واجب ہے یا سنت؟ احناف کا موقف دلیل سے سپردِ قلم کریں؟

(ج) حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں کتنا عرصہ رہے؟

جواب: (الف) ترجمہ: (عرض کی) اے میرے رب مجھے نیک بیٹا عطا فرما، تو ہم نے اسے علم

والے لڑکے کی خوشخبری سنائی۔ پس جب وہ کوشش وکام کرنے کی عمر کو پہنچا کہ آپ کے ساتھ کوشش کر سکے اور آپ کی مدد کر سکے' بعض نے کہا سات سال کی عمر' بعض نے کہا تیرا سال کی عمر' تو اس نے کہا اے میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ انبیاء علیہم السلام کے خواب سچے ہوتے ہیں اور ان کے افعال اللہ کا حکم ہوتا ہے۔ تو تم مجھے بتاؤ کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ آپ نے اپنے بیٹے سے اس لیے مشورہ کیا تا کہ ذبحہ کے ساتھ تو مانوس ہو جائیں اور حکم کو ماننے کے لیے تیار ہو جائیں۔

اغراض مفسر: ولد نکال کر مفعول بہ ظاہر کر دیا اور سعی کا معنی بتا دیا کہ اس عمر کو وہ پہنچے کہ اپنے والد کے ساتھ کام اور ان کی مدد کر سکیں وہ عمر کیا تھی؟ اس میں مختلف اقوال ہیں۔ قول اول سات سال اور قول ثانی تیرہ سال ہے۔ یہ مسئلہ تھا بتا دیا کہ انبیاء کے خواب سچے ہوتے ہیں۔ اور خواب بھی وحی کا ایک ذریعہ ہے۔

(ب) قربانی کا حکم: عند الاحناف قربانی واجب ہے۔ دلیل نبی علیہ السلام کا فرمان عالی شان ہے "کہ جو شخص طاقت رکھنے کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ میں نہ آئے" اس قدر وعید شدید ترک واجب پر ہی ہو سکتی ہے۔ معلوم ہوا قربانی واجب ہے۔

(ج) یونس علیہ السلام کا مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی مدت: حضرت یونس علیہ السلام چالیس دن مچھلی کے پیٹ میں رہے۔ بعض نے کہا ایک دن' بعض نے کہا: 20 دن رہے لیکن چالیس دن کا قول اصح ہے۔



الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف لتنظیم المدارس (اہل السنۃ) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے ۔ سال دوم)
(برائے طلباء) الموافق سنة 1444ھ 2024ء

وقت: تین گھنٹے — دوسرا پرچہ: حدیث — کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: قسم اول سے کوئی دو جبکہ قسم ثانی سے دونوں سوالات حل کریں؟

حصہ اوّل ...... حدیث

سوال نمبر ا: ۔ إِنَّ رَجُلًا قَرَأَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَنَهَاهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَتَنْهَانِيْ أَنْ أَقْرَأَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَتَذَاكَرَا ذٰلِكَ حَتّٰى سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ ۔

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) قراءت خلف الامام کے بارے میں اختلاف ائمہ مع الدلائل اور موقف احناف کی وجہ ترجیح قلمبند کریں؟

سوال نمبر ۲: ۔ عن عبد الله رضی الله عنه قال انكسفت الشمس يوم مات ابراهيم بن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فخطب فقال ان الشمس و القمر ايتان من ايات الله لا تنكسفان لموت احد و لا لحياته فاذا رايتم ذلك فصلوا و احمدو الله و كبروه و سجوه حتى ينجلى ايهماانكسف ۔

(الف) ترجمہ و توضیح کریں۔

(ب) نماز کسوف کا طریقہ قلمبند کریں؟

(ج) "رایتم" کیا صیغہ ہے اور ہفت اقسام میں کیا ہے؟

سوال نمبر ۳: ۔ (الف) انبیاء کرام علیہم السلام اور صالحین کے روز قیامت شفاعت کرنے کے بارے مدلل مضمون تحریر کریں جو پندرہ سطروں سے کم نہ ہو؟

(ب) رفع یدین کے بارے احناف کا مؤقف دلائل سے مزین کر کے اختصار کے ساتھ زینتِ قرطاس کریں؟

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طلباء 2024ء

دوسرا پرچہ: حدیث

حصہ اوّل ..... حدیث

...ل نمبر1:-

اِنَّ رَجُلًا قَرَأَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَجُلٌ ...هُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَتَنْهَانِيْ أَنْ أَقْرَأَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَتَذَاكَرَا ذٰلِكَ ...ى سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى ...تَ الْإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ .

...ف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

...ب) قراءت خلف الامام کے بارے میں اختلاف ائمہ مع الدلائل اور موقف احناف ...ا وجہ ترجیح قلمبند کریں؟

جوابات: (الف) اعراب: سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ظہر یا عصر میں قراءت کی، ایک شخص ...نے اسے اشارہ سے منع کیا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو کہنے لگا: کیا تو مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ...چھے پڑھنے سے روکتا ہے؟ پس اس پر بحث ہونے لگی حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لیا اور فرمایا: ...س نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو امام کی قراءت اس کی قرات ہے۔

(ب) اختلاف آئمہ مع الدلائل: قراءت خلف الامام کے بارے میں آئمہ فقہاء میں اختلاف پایا ...جاتا ہے:

امام اعظم کا مؤقف: آپ کا مؤقف یہ ہے کہ مقتدی خواہ جہری نماز میں ہو یا ساری کسی میں بھی فاتحہ ...ڑھے آپ کی دلیل یہ حدیث مبارکہ ہے: عن جابر بن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه ...سلم قال مَنْ كَانَ لَهٗ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ لَهٗ قِرَاءَةٌ .

امام شافعی کا مؤقف: امام شافعی کا مؤقف یہ ہے کہ نماز خواہ جہری ہو یا سری ہر دو نوع میں فاتحہ پڑھنی ...لازم ہے ان کی دلیل یہ حدیث مبارکہ ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاتحہ کی قراءت کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

امام مالک کا مؤقف: امام مالک کا مؤقف یہ ہے خلف جہری نماز میں قراءت نہ کی جائے لیکن سری

نماز میں قرات کی جائے گی۔ یہ قول سعید بن مسیب، زہری، قتادہ وغیرہ کا بھی ہے۔

امام احمد کا مؤقف: آپ بھی امام مالک کی رائے سے متفق ہیں۔ البتہ جہری نمازوں میں ان سے تھوڑا سا یہ اختلاف کرتے ہیں کہ اگر مقتدی اس قدر فاصلہ پر ہو کہ امام کی قرات نہ سن سکتا ہو تو قرات پڑھ لے۔ امام شافعی بھی اسی رائے سے اتفاق کرتے ہیں۔ یہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا مذہب بھی ہے۔

مؤقف احناف کی وجہ ترجیح: امام اعظم کا مؤقف نہایت مضبوط دلائل پر قائم ہے کیونکہ اس کی حقیقت پر قرآن کریم بھی ہے اور احادیث نبوی بھی، زیادہ تر صحابہ کا اس پر اتفاق ہے جو قریب قریب اجماع ہے اور قیاس بھی اس کی تائید کرتا ہے۔

سوال نمبر۲:۔

عن عبد الله رضى الله عنه قال الكسفت الشمس يوم مات ابراهيم بن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فخطب فقال ان الشمس و القمر ايتان من ايات الله لا تنكسفان لموت احد و لا لحياته فاذا رايتم ذلك فصلوا و احمد و الله و كبروه و سبحوه حتى ينجلى ايهماالكسف .

(الف) ترجمہ وتوضیح کریں؟

(ب) نماز کسوف کا طریقہ قلمبند کریں؟

(ج) "رایتم" کیا صیغہ ہے اور ہفت اقسام میں کیا ہے؟

جوابات: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے حضرت ابراہیم کے انتقال کے دن سورج گرہن ہوا تو آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا پس فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ اس میں کسی کی موت یا پیدائش کے وقت گرہن نہیں پڑتا۔ لہٰذا جب تم انہیں ایسا دیکھو پس نماز پڑھو اور اللہ کی حمد کرو اور تکبیر کہو اور تسبیح کرو یہاں تک کہ ہر دو گہن سے نکل جائیں۔

حدیث کی توضیح: اس حدیث مبارکہ میں سورج گرہن کی نماز ثابت ہوتی ہے۔ نماز کسوف کی ہیئت کے بارے میں اختلاف آئمہ پایا جاتا ہے۔ امام اعظم کے نزدیک اس نماز میں دیگر نمازوں کی طرح ایک ہی رکوع ہے جبکہ امام شافعی و مالک ہر رکعت میں دو رکوع کے قائل ہیں۔ حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب سورج گرہن یا چاند گرہن واقع ہو تو ایسی نماز پڑھو جیسے تم نے ابھی (فجر کی) فرض نماز پڑھی، کیونکہ یہ کسوف اس وقت ہوا تھا۔

(ب) نماز کسوف کا طریقہ: ایسے وقت گہن لگا کہ اس وقت نماز ممنوع ہے تو نماز پڑھنے کی بجائے

دعا میں مشغول رہیں۔ حتیٰ کہ اسی حالت میں ڈوب جائے تو دعا ختم کردیں۔ یہ نماز عام نوافل کی طرح دو رکعت پڑھی جائے۔ یعنی ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے کریں۔ دو رکعت سے زائد بھی پڑھ سکتے ہیں۔ ہر رکعت میں لمبی قرات کریں اگر یاد ہو تو سورہ بقرہ اور آل عمران کی مثل بڑی بڑی سورتیں پڑھیں اور رکوع و سجود میں بھی طول دیں اور نماز کے بعد دعا میں مشغول رہیں یہاں تک کہ پورا آفتاب مکمل ہو جائے۔ یہ بھی جائز ہے کہ نماز میں تخفیف کر کے دعا کو طویل کیا جائے۔

(ج) صیغہ و ہفت اقسام: زاہیتم: صیغہ جمع مذکر حاضر فعل ماضی معروف مہموز العین ناقص یائی از باب فتح یفتح

سوال نمبر۳:۔ (الف) انبیاء کرام علیہم السلام اور صالحین کے روز قیامت شفاعت کرنے کے بارے مدلل مضمون تحریر کریں جو پندرہ سطروں سے کم نہ ہو؟

(ب) رفع یدین کے بارے احناف کا موقف دلائل سے مزین کر کے اختصار کے ساتھ زینتِ قرطاس کریں؟

جوابات: (الف) روز قیامت شفاعت کا بیان: مسئلہ شفاعت میں اہل سنت و جماعت اور معتزلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ معتزلہ کے نزدیک چھوٹے گناہ توبہ سے یا بلا توبہ کے معاف ہو جاتے ہیں جبکہ کبیرہ گناہ بلا توبہ معاف نہیں ہوتے اور شفاعت محض ثواب کے درجات کی بلندی کے لیے ہے اور اہل سنت و جماعت کے نزدیک شفاعت سے کبیرہ گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں اس حوالے سے دلائل درج ذیل ہیں:

دلیل ۱: ایک روایت میں ہے کہ "یزید بن صہیب" کہتے ہیں میں نے حضرت جابر سے شفاعت کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے جواب دیا اللہ تعالیٰ اہل ایمان میں سے ایک قوم کو ان کے گناہوں کی وجہ سے عذاب دے گا۔ پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے ذریعے انہیں نکال دے گا۔

دلیل ۲: حضرت ابی سعید خدری اللہ کے اس فرمان "عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا" کے حوالے سے رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ مقام محمود سے مراد شفاعت ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کی ایک جماعت کو ان کے گناہوں کی وجہ سے عذاب دے گا، پھر حضرت محمد کے وسیلہ سے ان کو نکالے گا۔ پھر حیوان نامی نہر پر لائے گا۔ وہ اس میں غسل کریں گے پھر ان کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ وہاں ان کا نام جہنمی پڑ جائے گا۔ پھر وہ اللہ کے حضور اس حوالے سے التجا کریں گے تو اللہ ان کے اس نام کو مٹا دے گا۔

دلیل ۳: حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ روز قیامت کن کی شفاعت

فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا: اہل کبائر اہل مظالم اور ناحق خون بہانے والوں کی۔

الغرض مرتکب کبائر مومن ہو تو بھی شفاعت کا مستحق ہے۔ کافر کی شفاعت کا نہ قرآن میں کوئی ثبوت ہے اور نہ ہی حدیث مبارکہ میں ہے۔

(ب) رفع یدین سے متعلق احناف کا مؤقف: مسئلہ رفع یدین میں احناف کا مؤقف یہ ہے کہ صرف نماز کی ابتداء میں یعنی تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھوں کو بلند کیا جائے اس کے علاوہ نہیں۔

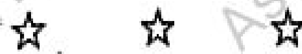
دلائل: ان کے مؤقف کے حوالے سے دلائل درج ذیل ہیں:

1- حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکبیر (تکبیر تحریمہ) کے وقت ہاتھ بلند کرتے دیکھا اور آپ دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے۔

2- حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر اور عمر کے ہمراہ نماز پڑھی انہوں نے اپنے ہاتھوں کو بلند نہیں کیا سوائے نماز شروع کرتے وقت۔

3- ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی اول تکبیر کہتے وقت اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے پھر دوبارہ ایسا نہ کرتے۔

نوٹ: جدید نصاب کے مطابق حصہ "ادب عربی" سے متعلق دو سوال شامل اشاعت نہیں ہیں کیونکہ وہ خارج نصاب ہیں۔



الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف۔اے۔سال دوم)

(برائے طلباء) الموافق سنة 1444ھ 2024ء

وقت: تین گھنٹے | تیسرا پرچہ: فقہ | کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں؟

سوال نمبر ۱:۔ فان قشرت نقطة فسال منها ماء او صديدا و غيره ان سال عن راس الجرح نقض و ان لم يسل لا ينقض و قال زفر ينقض في الوجهين و قال الشافعي لا ينقض في الوجهين۔

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) وجہین سے کیا مراد ہے؟ نیز مذکورہ مسئلہ میں امام زفر اور امام شافعی رحمہما اللہ کا مذہب سپردِ قلم کریں؟

(ج) خون کے خارج ہونے سے وضو ٹوٹنے کے مسئلہ میں اختلاف ائمہ لکھیں؟

سوال نمبر ۲:۔ فان اشتبهت عليه القبلة و ليس بحضرته من يساله عنها اجتهد ۔

(الف) مذکورہ عبارت کی روشنی میں واضح کریں کہ قبلہ مشتبہ ہو جائے تو نماز کس رخ پر پڑھی جائے گی۔

(ب) نماز کے دوران یا نماز کے بعد معلوم ہوا کہ استقبال قبلہ میں خطا ہو گئی ہے تو نماز کا حکم کیا ہوگا؟ احناف اور شوافع کا مذہب مع الدلائل زینتِ قرطاس کریں؟

(ج) شرائط نماز ہدایہ کی روشنی میں لکھیں؟

سوال نمبر ۳:۔ ثم يقرا فاتحة الكتاب و سورة او ثلاث ايات من اى سورة شاء فقراءة الفاتحة لا تتعين ركنا عندنا و كذا ضم السورة اليها واذا قال الامام و لا الضالين قال آمين و يقولها المؤتم ۔

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) نماز با جماعت کی صورت میں "آمین" کہنے نہ کہنے اور آمین بالجہر یا آمین بالسر کے مسئلہ پر اختلاف ائمہ مع دلائل سپردِ قلم کریں؟

(ج) فاتحہ خلف الامام کے مسئلہ پر ائمہ اربعہ کے صرف مذاہب بیان کریں؟

سوال نمبر 4:۔ (الف) ہدایہ کی روشنی میں درج ذیل سے چار احکامات کی وضاحت کریں؟

(۱) وتر کا مستحب وقت کون سا ہے؟

(۲) حائضہ سے کون کون سی چیزیں ساقط اور کون سی ممنوع ہیں؟

(۳) وہ اوقات جن میں نفل نماز ممنوع ہے کوئی سے پانچ اوقات لکھیں؟

(۴) "و لیس فی العوامل و الحوامل و العلوفة صدقة" مسئلہ کی وضاحت کریں؟

(۵) "وما سقی بغرب او دالیة او سانیة ففیه نصف العشر" عبارت کی وضاحت کریں؟

(ب) ہدایہ کی روشنی میں تیمم کی شرائط سپرد قلم کریں نیز یہ بتائیں کہ موزوں اور تیمم کے مسح میں کیا فرق ہے؟

☆ ☆ ☆

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طلباء 2024ء

تیسرا پرچہ: فقہ

سوال نمبر ۱:-

فَإِنْ قُشِرَتْ نَفْطَةٌ فَسَالَ مِنْهَا مَاءٌ اَوْ صَدِيْدٌ اَوْ غَيْرُهُ اِنْ سَالَ عَنْ رَأْسِ الْجُرْحِ نَقَضَ وَاِنْ لَمْ يَسِلْ لَا يَنْقُضُ وَ قَالَ زُفَرُ يَنْقُضُ فِي الْوَجْهَيْنِ وَقَالَ الشَّافِعِيّ لَا يَنْقُضُ فِي الْوَجْهَيْنِ.

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) وجہین سے کیا مراد ہے؟ نیز مذکورہ مسئلہ میں امام زفر اور امام شافعی رحمہما اللہ کا مذہب سپرد قلم کریں؟

(ج) خون کے خارج ہونے سے وضو ٹوٹنے کے مسئلہ میں اختلاف ائمہ لکھیں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمۃ العبارۃ: پھر اگر چھلکا نکالا گیا اور اس سے پانی یا پیپ وغیرہ بہی وضو ٹوٹ جائے گا اگر ان میں سے کوئی چیز زخم کے سرے سے بہے۔ اگر زخم کے سرے سے نہ بہے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ امام افر کہتے ہیں دونوں صورتوں میں وضو ٹوٹ جائے گا اور امام شافعی کہتے ہیں کہ دونوں صورتوں میں وضو نہیں ٹوٹے گا۔

(ب) وجہین کا مطلب: وجہین سے مراد ہے "خارج من غیر السبیلین" کا مسئلہ ہے۔ یہ تمام چیزیں یعنی پانی یا پیپ وغیرہ ناپاک ہیں پس اگر خارج شدہ چیز سیلان ہے اور از خود بہہ جاتی ہے تب تو ناقض وضو ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ مذکورہ میں آئمہ کرام کا مذہب:
امام زفر کا مذہب: امام زفر کا مذہب یہ ہے کہ یہاں سیلان شرط نہیں ہے۔ اور (خارج من غیر السبیلین) آپ کے نزدیک مطلقاً ناقض وضو ہے۔ اس لیے دونوں صورتوں میں وضو ٹوٹ جائے گا خواہ نکلنے والی چیز بہے یا نہ بہے۔
امام شافعی کا مذہب: امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ دونوں صورتوں میں وضو نہیں ٹوٹے گا خواہ نکلنے والی بہے یا نہ بہے کیونکہ آپ کے ہاں خارج من غیر السبیلین مطلقاً ناقض وضو نہیں ہے۔
(ج) خون کے خارج ہونے سے وضو ٹوٹنے کا مسئلہ: مذکور مسئلہ میں اختلاف آئمہ درج ذیل ہیں:
امام مالک و امام شافعی کا مسلک: آپ کے نزدیک دم خارج من غیر السبیلین ہے اس لیے یہ ناقض وضو نہیں ہے۔
امام زفر کا مسلک: آپ کے نزدیک خون کے خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جائے گا خواہ بہے یا نہ بہے۔
آئمہ ثلاثہ کا مسلک: آئمہ ثلاثہ کے نزدیک خون کا خارج ہونا ناقض وضو ہے مگر شرط یہ ہے کہ یہ نکلے اور بہہ جائے۔ خواہ کہیں سے بھی نکلے اور بہہ کر کہیں بھی جائے۔
سوال نمبر ۲:-

فان اشتبهت عليه القبلة و ليس بحضرته من يسأله عنها اجتهد .
(الف) مذکورہ عبارت کی روشنی میں واضح کریں کہ قبلہ مشتبہ ہو جائے تو نماز کس رخ پر پڑھی جائے گی۔
(ب) نماز کے دوران یا نماز کے بعد معلوم ہوا کہ استقبال قبلہ میں خطا ہو گئی ہے تو نماز کا حکم کیا ہوگا؟ احناف اور شوافع کا مذہب مع الدلائل زینتِ قرطاس کریں؟
(ج) شرائط نماز ہدایہ کی روشنی میں لکھیں؟
جوابات: (الف) قبلہ مشتبہ ہونے کی صورت میں نماز پڑھنے کا حکم: اگر کسی مصلی پر قبلہ مشتبہ ہو جائے اور اسے صحیح سمت کے بارے میں آگاہ کرنے والا بھی کوئی نہ ہو تو مصلی اجتہاد کرے اور اجتہاد یعنی تحری سے جس سمت غالب گمان واقع ہو اسی سمت رخ کر کے نماز پڑھ لے۔
(ب) (ا) دوران نماز استقبال قبلہ میں خطا ہو جائے تو نماز کا حکم: اگر دوران نماز استقبال قبلہ میں خطا ہو جائے تو اس مسئلہ میں امام ابوحنیفہ و امام شافعی کا موقف ایک ہی ہے کہ تحری کرنے والا شخص نماز کے دوران ہی قبلہ کی طرف گھوم جائے جس حالت (قیام، قعود، رکوع وغیرہ) میں بھی ہو اور اس میں تاخیر نہ

کرے۔

دلیل: جب اہل قباء نے انتقال قبلہ کا سنا تو وہ لوگ نماز کی جس ہیئت پر تھے گھوم گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو پسند فرمایا تھا۔

(ii) بعد از نماز قبلہ رخ ہونے میں خطا ہو جائے تو نماز کا حکم:

احناف کا موقف: اگر مصلی نماز ادا کر چکا ہو اور پھر اسے معلوم ہوا کہ اس نے غلطی کی ہے تو احناف کے نزدیک وہ نماز کا اعادہ نہیں کرے گا۔

دلیل: جب مصلی پر قبلہ مشتبہ تھا اور بتانے والا بھی کوئی نہ تھا اور تحری کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا تو اس نے تحری کر کے نماز پڑھ لی تو نماز درست ہوگی۔

شوافع کا موقف: شوافع کے نزدیک مصلی پر نماز کا اعادہ کرنا واجب ہے۔

دلیل: آپ کی دلیل یہ ہے کہ اسے اپنی غلطی کا یقین ہو چکا ہے کہ جو تحری اس نے کی تھی وہ غلط تھی۔

(ج) شرائط نماز: نماز کی شرطیں ہدایہ کی روشنی میں درج ذیل ہیں:

۱۔طہارت ۲۔ستر عورت ۳۔قیام ۴۔نیت

۵۔وقت نماز ۶۔تکبیر تحریمہ ۷۔قبلہ کی طرف رخ کرنا۔

سوال نمبر۳:۔

ثُمَّ يَقْرَأُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَ سُوْرَةً اَوْ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ مِنْ اَيِّ سُوْرَةٍ شَاءَ فَقِرَاءَةُ الْفَاتِحَةِ لَاتَتَعَيَّنُ رُكْنًا عِنْدَنَا وَ كَذَا ضَمُّ السُّوْرَةِ اِلَيْهَا وَاِذَا قَالَ الْاِمَامُ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ آمِيْنَ وَ يَقُوْلُهَا الْمُؤْتَمُّ ۔

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) نماز با جماعت کی صورت میں "آمین" کہنے نہ کہنے اور آمین بالجہر یا آمین بالسر کے مسئلہ پر اختلاف ائمہ مع دلائل سپرد قلم کریں؟

(ج) فاتحہ خلف الامام کے مسئلہ پر ائمہ اربعہ کے صرف مذاہب بیان کریں؟

جوابات: (الف) اعراب: سوالیہ عبارت میں لگا دیے ہیں۔

ترجمہ العبارۃ: پھر (مصلی) سورۂ فاتحہ پڑھے اور کوئی سورت یا کسی سورت کی تین آیتیں پڑھے جس سورت سے بھی چاہے۔ لہٰذا سورۂ فاتحہ کا رکن ہونا ہمارے یہاں متعین نہیں نیز اس کے ساتھ سورت کا ملانا بھی (رکن نہیں) اور جب امام وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو آمین کہے اور مقتدی بھی یہ کہے یعنی آمین کہے۔

(ب) نماز با جماعت کی صورت میں "آمین" کہنے نہ کہنے میں اختلاف آئمہ: اس مسئلہ میں اختلاف

...درج ذیل ہے:

امام مالک کا موقف: آپ کا قول ہے کہ صرف مقتدی آمین کہے گا امام نہیں۔

دلیل: آپ کی دلیل یہ حدیث مبارکہ ہے:

"رسول اللہ نے فرمایا: امام اس لیے بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے لہٰذا تم لوگ اس کی ...لفت نہ کرو اور جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو خاموش رہو اور جب وہ ولا ...الضالین کہے تو آمین کہو۔"

امام اور تنہا نماز پڑھنے والا سورۂ فاتحہ پڑھ لیں اور وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہیں تو انہیں چاہیے کہ آمین کہیں اور ...حکم مقتدی کے لیے بھی ہے۔

دلیل: آپ کی دلیل یہ حدیث مبارکہ ہے:

رسول اللہ نے فرمایا: جب امام وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تو تم لوگ آمین کہو کیونکہ اس وقت فرشتے بھی ...ین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے..... الخ۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ آمین امام اور مقتدی دونوں کا فریضہ ہے۔

امام مالک کا مسلک: امام مالک کے نزدیک امام آمین نہیں کہے گا' آمین کہنا صرف مقتدی کا وظیفہ ...ل ہے۔

دلیل: آپ کی دلیل یہ حدیث مبارکہ ہے:

قال رسول اللہ انما جعل الامام لیؤتمبه فلا تختلفوا علیه فاذا کبر فکبروا و اذا قرا فانصتوا و اذا قال ولا الضالین فقولوا آمین۔

☆ آمین بالجہر اور آمین بالسر کے مسئلہ پر آئمہ میں اختلاف پایا جاتا ہے' جو درج ذیل ہے:

احناف کا مسلک: احناف کے نزدیک امام اور مقتدی دونوں آمین آہستہ آواز میں کہیں گے۔

دلیل: ان کی دلیل یہ روایت ہے۔

حضرت ابن مسعود نے فرمایا: اربع یخفیهن الامام و ذکر من جملتها التعوذ والتسمیة ...آمین۔

اس کے علاوہ آمین دعا ہے پس اس کی بناء اخفاء پر ہوگی۔

امام شافعی کا مسلک: امام شافعی کے نزدیک جہری نمازوں میں جہراً اور سری نمازوں میں سراً آمین کہی جائے گی۔

دلیل: حضرت وائل بن حجر سے روایت ہے:



كان رسول الله اذا قرا و لا الضالين قال آمين و رفع بها صوته۔

(ج) فاتحہ خلف الامام کے مسئلہ پر آئمہ اربعہ کے مذاہب:

احناف کا مذہب: احناف کے نزدیک مقتدی کا امام کے پیچھے قرات کرنا مکروہ ہے خواہ نماز جہری یا سری۔

شوافع کا مذہب: شوافع کے نزدیک ہر نماز میں خواہ جہری ہو یا سری، مقتدی پر نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔

حنابلہ کا مذہب: حنابلہ کے نزدیک جہری نمازوں میں سورۃ فاتحہ پڑھنا مکروہ ہے اور سری نمازوں میں مستحب۔ جہری نمازوں میں اس وقت مستحب ہے جب مقتدی تک امام کی آواز نہ پہنچ سکے۔

مالکیہ کا مذہب: مالکیہ کے نزدیک جہری نمازوں میں امام کے پیچھے قرات کرنا مکروہ ہوگا لیکن سری نمازوں میں قرات کی جاسکتی ہے۔ ایسا کرنا مستحب ہے فرض یا واجب نہیں۔

سوال نمبر ۴:- (الف) ہدایہ کی روشنی میں درج ذیل سے چار احکامات کی وضاحت کریں؟

(۱) وتر کا مستحب وقت کون سا ہے؟

(۲) حائضہ سے کون کون سی چیزیں ساقط اور کون سی ممنوع ہیں؟

(۳) وہ اوقات جن میں نفل نماز ممنوع ہے کوئی سے پانچ اوقات لکھیں؟

(۴) "و ليس في العوامل و الحوامل و العلوفة صدقة" مسئلہ کی وضاحت کریں؟

(۵) "وما سقى بغرب او دالية او سانية ففيه نصف العشر" عبارت کی وضاحت کریں؟

(ب) ہدایہ کی روشنی میں تیمم کی شرائط سپرد قلم کریں نیز یہ بتائیں کہ موزوں اور تیمم کے مسح میں کیا فرق ہے؟

جوابات: (الف) احکامات کی وضاحت:

۱۔ وتر کا مستحب وقت: نماز وتر کا مستحب وقت رات کا آخری پہر یعنی نماز تہجد کے بعد کا وقت ہے۔

۲۔ حائضہ کے لیے ساقط اور ممنوع چیزیں:

ساقط چیزیں: حیض والی عورت سے نماز ساقط کر دی گئی ہے اور روزہ حرام۔ پاک ہونے کے بعد نماز کی قضاء نہ ہوگی البتہ روزہ کی قضاء کرے گی۔

ممنوع چیزیں: حیض والی عورت کے لیے ممنوعہ چیزیں درج ذیل ہیں:

☆ مسجد میں داخل ہونا منع ہے۔

☆ طواف بیت اللہ منع ہے۔

☆ شوہر سے صحبت کرنا منع ہے۔

☆ قرآن پاک کی تلاوت کرنا منع ہے۔

☆ قرآن پاک کو غلاف کے بغیر چھونا منع ہے۔

☆ جس کاغذ یا چیز پر قرآن کی آیت یا آیات لکھی ہوں اس کا چھونا منع ہے۔

۳۔ نماز نفل کے ممنوع اوقات:

☆ طلوع شمس کا وقت ☆ غروب شمس کا وقت

☆ وقت زوال ☆ نماز فجر کے بعد

☆ جمعہ کے دن جب امام خطبہ دینے کے لیے نکلے

۴۔ مذکورہ مسئلہ کی وضاحت: **عوامل:** کام کاج، کھیتی باڑی کرنے والے جانوروں کو عوامل کہتے ہیں۔

حوامل: بار برداری کے جانوروں کو حوامل کہتے ہیں۔

علوفہ: وہ جانور ہیں جن کو سال کا آدھا یا زیادہ حصہ گھر میں چارہ کھلایا جائے۔

ہمارے نزدیک ان پر زکوٰۃ دینا واجب نہیں ہے۔

۵۔ مذکورہ عبارت کی وضاحت: اور وہ زمین جسے بڑے ڈول یا رہٹ یا سینچائی کرنے والی اونٹنی کے ذریعے سیراب کر کے کچھ اگایا جائے اس پر نصف عشر واجب ہے۔

(ب) تیمم کی شرطیں:

☆ اگر کوئی شخص پانی نہ پائے یا اگر پانی تو ہو مگر ایک میل کی دوری پر ہو اور نماز کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو تیمم کرنا جائز ہے۔

☆ اگر کوئی شخص مریض ہو اور اسے خوف ہو کہ پانی کے استعمال سے مرض میں اضافہ ہو جائے گا تو وہ بھی تیمم کر سکتا ہے۔

☆ اگر کوئی شخص حالت جنابت میں ہو اور شدید سردی کے باعث اسے خوف لاحق ہو کہ غسل کرنا موت کا باعث بن سکتا ہے یا بیماری کا سبب بن سکتا ہے تو وہ بھی تیمم کر سکتا ہے۔

موزوں اور تیمم کے مسح میں فرق:

۱۔ موزوں پر مسح پانی سے جبکہ تیمم کا مسح پاک مٹی سے کیا جاتا ہے۔

۲۔ موزوں پر مسح سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے جبکہ تیمم کا مسح/تیمم قرآن مجید سے ثابت ہے۔

۳۔ موزوں پر مسح غسل رجلین کا بدل ہے جبکہ تیمم غسل اعضائے وضو کا بدل ہے۔

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف۔اے۔سال دوم)

(برائے طلباء) الموافق سنة 1444ھ 2024ء

وقت: تین گھنٹے چوتھا پرچہ: اصول الفقہ کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں؟

سوال نمبر ۱:۔ و حكمه ان يتناول المخصوص قطعا ای الاثر المترتب عليه ان يتناول المخصوص الذی هو مدلوله قطعا بحيث يقطع احتمال الغير' فاذا قلنا زيد عالم فزيد خاص لا يحتمل غيره احتمالا ناشيا عن دليل و عالم ايضا خاص لم يحتمل غيره كذلك فكل واحد من الكلمتين يتناول مدلوله قطعا فثبتت من مجموع الكلام قطعية الحكم بعالم على زيد بهذه الواسطة .

(الف) عبارت کی تشکیل وترجمہ کریں؟

(ب) خاص کی تعریف اور اس کی اقسام کے صرف نام اور مثالیں تحریر کریں؟

(ج) نماز میں تعدیل ارکان فرض ہے یا واجب؟ احناف وشوافع دونوں کا مؤقف قلمبند کریں؟

سوال نمبر ۲:۔ وموجبه الوجوب لا الندب والاباحة و التوقف . يعنی ان موجب الوجوب فقط عند العامة لا الندب كما ذهب اليه بعض الخ .

(الف) متن کی تشریح شارح کی عبارت کی روشنی میں ایسی انداز سے کریں کہ مطلب واضح ہو جائے۔

(ب) "امر" کی تعریف اور "موجبه الوجوب" پر کوئی دلیل لکھیں؟

(ج) وجوب کے علاوہ امر کے کوئی سے چار معانی سپرد قلم کریں؟

سوال نمبر ۳:۔(الف) و النكرة اذا اعيدت معرفة كانت الثانية عين الاولى و اذا اعيدت نكرة كانت الثانية غير الاولى .

عبارت میں بیان کردہ قاعدہ کی وضاحت کریں اور بتائیں کہ یہاں معرفہ کی کون سی اقسام مراد ہیں؟

(ب) و النهی عن الافعال الحسية يقع على القسم الاول و عن الامور الشرعية يقع على الذی اتصل به وصفا .

ترجمہ و مختصر تشریح کریں؟

(ج) افعال حسیہ کی مثال کے ذریعے وضاحت کریں؟

سوال نمبر 4:۔ (الف) "اصول شرع" کی تعداد، نام اور وجہ حصر قلمبند کریں؟

(ب) "نور الانوار" کس کتاب کی شرح ہے؟ متن، ماتن اور شارح کا نام احاطہ تحریر میں لائیں۔

(ج) درج ذیل اصطلاحات میں سے تین کی تعریفات لکھیں؟

خبر متواتر اجماع سنۃ قرآن نھی

☆ ☆ ☆

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طلباء 2024ء

چوتھا پرچہ: اصول فقہ

سوال نمبر1:۔

وَحُكْمُهُ اَنْ يَّتَنَاوَلَ الْمَخْصُوْصَ قَطْعًا اَىِ الْاَثَرُ الْمُتَرَتِّبُ عَلَيْهِ اَنْ يَّتَنَاوَلَ الْمَخْصُوْصَ الَّذِىْ هُوَ مَدْلُوْلُهٗ قَطْعًا بِحَيْثُ يَقْطَعُ اِحْتِمَالَ الْغَيْرِ فَاِذَا قُلْنَا زَيْدٌ عَالِمٌ فَزَيْدٌ خَاصٌ لَا يَحْتَمِلُ غَيْرَهٗ اِحْتِمَالًا نَاشِئًا عَنْ دَلِيْلٍ وَ عَالِمٌ اَيْضًا خَاصٌ لَمْ يَحْتَمِلْ غَيْرَهٗ كَذٰلِكَ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الْكَلِمَتَيْنِ يَتَنَاوَلُ مَدْلُوْلَهٗ قَطْعًا فَثَبَتَ مِنْ مَجْمُوْعِ الْكَلَامِ قَطِعِيَّةُ الْحُكْمِ بِعَالِمٍ عَلٰى زَيْدٍ بِهٰذِهِ الْوَاسِطَةِ

(الف) عبارت کی تشکیل و ترجمہ کریں؟

(ب) خاص کی تعریف اور اس کی اقسام کے صرف نام اور مثالیں تحریر کریں؟

(ج) نماز میں تعدیل ارکان فرض ہے یا واجب؟ احناف و شوافع دونوں کا موقف قلمبند کریں؟

جواب: (الف) عبارت کی تشکیل: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

عبارت کا ترجمہ: خاص کا حکم یہ ہے کہ وہ اپنے مخصوص کو قطعی طور پر شامل ہوتا ہے یعنی خاص کا وہ اثر جو اس پر مرتب ہوتا ہے یہ ہے کہ خاص مخصوص کو جو اس کا مدلول ہے یقینی طور اس طرح شامل ہو کہ غیر کے احتمال کو قطع کر دے پس جب ہم نے (زید عالم) کہا تو زید خاص ہے اپنے علاوہ کا ایسا احتمال نہیں رکھتا جو دلیل سے پیدا ہوا ور عالم بھی خاص ہے اسی طرح اپنے غیر کا احتمال نہیں رکھتا۔ پس دونوں کلموں میں سے

ہر ایک اپنے مدلول کو قطعی طور پر شامل ہوتا ہے۔ لہٰذا مجموعہ کلام سے زید پر عالم ہونے کا حکم اس واسطہ سے قطعی طور پر ثابت ہو گیا۔

(ب) خاص کی تعریف: خاص ہر وہ لفظ ہے جو انفراد کے طور پر کسی ایک ہی معنی معلوم کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

اقسام کے نام:

۱۔ خصوص جنس جیسے انسان

۲۔ خصوص نوع جیسے رجل

۳۔ خصوص عین جیسے زید

(ج) تعدیل ارکان کا حکم: عند الاحناف تعدیل ارکان نماز میں واجب ہے جبکہ عند الشوافع فرض ہے۔

سوال نمبر ۲:-

وموجبه الوجوب لا الندب والاباحة والتوقف یعنی ان موجب الوجوب فقط عند العامة لا الندب کما ذھب الیه بعض الخ۔

(الف) متن کی تشریح شارح کی عبارت کی روشنی میں اس انداز سے کریں کہ مطلب واضح ہو جائے۔

(ب) "امر" کی تعریف اور "موجبه الوجوب" پر کوئی دلیل لکھیں؟

(ج) وجوب کے علاوہ امر کے کوئی سے چار معانی سپردِ قلم کریں؟

جواب: (الف) تشریح المتن: امر کے حکم میں اختلاف ہے۔ بعض کا مذہب یہ ہے کہ امر کا موجب ندب ہے اور بعض کے نزدیک امر کا موجب اباحت ہے اور بعض کے نزدیک امر کا موجب توقف ہے جبکہ بعض کے نزدیک امر کا موجب وجوب ہے اور یہ احناف کا مؤقف ہے کہ امر کا موجب فقط وجوب ہے۔ ماتن کا اس عبارت میں امر کے موجب کا تعین کرنا ہی ہے اور احناف کے مؤقف کو واضح کرنا ہے۔ شارح علیہ الرحمہ نے بھی اسی مسئلہ کی وضاحت کی ہے کہ امر کا موجب عام فقہاء کے نزدیک فقط وجوب ہے ندب نہیں جیسا کہ بعض کا مذہب ہے۔ نہ ہی اباحت اور نہ ہی توقف اور نہ ہی دو یا تین کے درمیان اشتراک لفظی یا معنوی ہے۔

(ب) امر کی تعریف: امر یہ ہے کہ قائل کا اپنے آپ کو بلند سمجھتے ہوئے "افعل" کہنا۔

(ج) موجبہ الوجوب پر دلیل: عند الاحناف امر کی حقیقت "وجوب" ہے۔ لہٰذا مطلق امر کو وجوب

ول کیا جائے گا۔ الا یہ کہ وجوب کے خلاف اگر کوئی قرینہ موجود ہو تو حسب موقع امر کو اسی معنی پر محمول کیا ئے گا۔ امر کا موجب "وجوب" ہے اس پر دلیل یہ ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "و ما کان لمومن و لا ؤمنة اذا قضی اللہ و رسولہ امرًا الخ" اس آیت کریمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم کرنے کے بعد کسی مامور اور مکلف بالامر کو اس کام کے کرنے یا نہ کرنے کا اختیار نہیں رہتا بلکہ اس کام کا کرنا لازم اور ضروری ہوتا ہے۔ جس سے معلوم ہوا امر وجوب کے لیے ہوتا ہے۔

سوال نمبر۳:۔

(الف) و النكرة اذا اعيدت معرفة كانت الثانية عين الاولى و اذا اعيدت نكرة كانت الثانية غير الاولى ۔

عبارت میں بیان کردہ قاعدہ کی وضاحت کریں اور بتائیں کہ یہاں معرفہ کی کون سی اقسام مراد ہیں؟

(ب) و النهي عن الافعال الحسية يقع على القسم الاول و عن الامور الشرعية يقع على الذى اتصل به و صفا ۔

ترجمہ و مختصر تشریح کریں۔

(ج) افعال حسیہ کی مثال کے ذریعے وضاحت کریں؟

جواب: (الف) قاعدہ کی وضاحت: قاعدہ یہ ہے کہ نکرہ کو اگر معرفہ کی صورت میں ذکر کیا جائے یعنی کسی لفظ کو پہلے نکرہ کر کے ذکر کیا گیا پھر اسی لفظ کو معرفہ کر کے ذکر کیا جائے تو ثانی عین اولی ہوگا یعنی اوّل اور ثانی کے درمیان عینیت ہوگی۔ یعنی اولی اگر عام تھا تو ثانی بھی عام ہوگا اور اوّل اگر خاص تو ثانی بھی خاص ہوگا۔

دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ اگر نکرہ کو دوبارہ نکرہ کی صورت میں ذکر کیا جائے تو ثانی غیر اولی ہوگا یعنی دونوں کا مصداق الگ الگ ہوگا۔

اقسامِ معرفہ: یہاں معرفہ کی دو معرفہ باالف لام اور معرفہ بالاضافت مراد ہیں۔

(ب) عبارت کا ترجمہ: افعال حسیہ سے نہی قسم اوّل پر محمول ہوتی ہے اور امور شرعیہ سے نہی اس پر واقع ہوتی ہے جس کے ساتھ وہ (قبح) متصل ہوتا ہے۔

تشریح: یہاں سے مصنف فرماتے ہیں کہ کون سی نہی قسم اوّل یعنی قبح لعینہ پر محمول ہوگی اور کون سی نہی قسم ثانی یعنی قبح لغیرہ پر محمول ہوگی تو فرمایا کہ جو نہی افعال حسیہ وارد ہوتی ہے وہ قبح لعینہ پر محمول ہوگی اور جو نہی امور شرعیہ پر وارد ہوتی ہے وہ قبح لغیرہ کو ثابت کرتی ہے۔

(ج) اعمال حسیہ: اعمال حسیہ سے مراد یہ ہے کہ ان اعمال کے معانی ورود شرع سے پہلے ہی سے ہوں اور نا ہنوز اپنے حال پر باقی ہوں شریعت سے ان میں تغیر نہ ہو جیسے قتل زنا، شراب پینا کہ ان کے معانی اور ماہئیں نزول تحریم کے بعد بھی علی حالہا باقی ہیں۔

سوال نمبر ۴:۔ (الف) ''اصول شرع'' کی تعداد نام اور وجہ حصر قلمبند کریں؟

(ب) ''نور الانوار'' کس کتاب کی شرح ہے؟ متن، ماتن اور شارح کا نام احاطہ تحریر میں لائیں۔

(ج) درج ذیل اصطلاحات میں سے تین کی تعریفات لکھیں؟

خبر متواتر اجماع سنۃ قرآن نھی

جواب: (الف) اصول شرع کی تعداد اور وجہ حصر: اصول شرع چار ہیں اور وہ یہ ہیں: کتاب، سنت اور اجماع امت، اور چوتھا اصل قیاس ہے۔

وجہ حصر یہ ہے کہ دلیل پیش کرنے والا دو حال سے خالی نہیں کہ وہ وحی سے دلیل پکڑے گا یا غیر وحی سے، وحی یا متلو ہوگی اور وہ کتاب ہے یا غیر متلو ہوگی اور وہ سنت ہے۔ غیر وحی اگر تمام مجتہدین کا قول ہے تو اجماع ورنہ قیاس۔ پس ثابت ہوا کہ اصول شرع چار ہیں۔

(ب) نور الانوار: نور الانوار ''المنار'' کی شرح ہے۔ ماتن کا نام عبداللہ بن احمد بن محمود ہے۔ شارح کا نام شیخ احمد بن ابی سعید ہے۔

(ج) اصطلاحات کی تعریفات:

خبر متواتر: وہ حدیث ہے جسے اتنی کثیر جماعت روایت کرے کہ ان کا جھوٹ پر متفق ہونا عادۃً محال ہو۔

اجماع: ہر زمانے کے عادل و مجتہد علماء اہلسنت کا کسی حکم پر متفق ہو جانا اجماع کہلاتا ہے۔

سنت: نبی علیہ السلام کے قول فعل اور تقریر کو سنت کہتے ہیں۔

قرآن: وہ کتاب جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور مصاحف میں لکھی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغیر کسی شبہ کے تواتر کے ساتھ منقول ہو۔

نہی: کسی کا دوسرے کو استعلاء کے طریقے پر ''لا تفعل'' کہنا۔

☆ ☆ ☆

الاختبار السنوی الهالی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف۔اے۔سال دوم)

(برائے طلباء) الموافق سنة 1444ھ 2024ء

وقت: تین گھنٹے　　　پانچواں پرچہ: نحو　　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں؟

سوال نمبر۱:۔ و هو ای الاسم قسمان معرب و مبنی لانه لا یخلوا اما ان یکون مرکبا مع غیره اولا و الاول اما ان یشبه مبنی الاصل اولا و هٰذا اعنی المرکب الذی لم یشبه مبنی الاصل هو المعرب و ما عداه اعنی غیر المرکب و المرکب الذی یشبه مبنی الاصل مبنی۔

(الف) عبارت کی تشکیل اور ترجمہ کریں؟

(ب) اعراب کی تعریف کرتے ہوئے واضح کریں کہ معانی معتورہ سے کیا مراد ہے؟

(ج) رفع کو فاعلیت اور نصب کو مفعولیت اور جر کو اضافت کی علامت کیوں قرار دیا گیا شرح جامی کی روشنی میں وضاحت کریں؟

سوال نمبر۲:۔ وهی ای العلل التسع مجموع ما فی هٰذین البیتین من الامور التسعة ۔

(الف) اسباب منع صرف شعر کی صورت میں لکھتے ہوئے یہ وضاحت کریں کہ "وهٰذا القول تقریب" کی عبارت سے مصنف کی کیا مراد ہے؟

(ب) غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین کیوں نہیں آتے؟ شرح جامی کی روشنی میں تحریر کریں؟

(ج) وصف، عجمہ، تانیث معنوی کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرائط سپرد قلم کریں؟

سوال نمبر۳:۔ هو ای المرفوع الدال علیه المرفوعات لان التعریف انما یکون للماهیة لا للافراد ما اشتمل ای اسم اشتمل علی علم الفاعلیة ای علامة کون الاسم فاعلا و هی الضمة و الواو و الالف ۔

(الف) عبارت کی تشکیل و ترجمہ کرتے ہوئے اغراض شارح واضح کریں؟

(ب) فاعل کی تعریف لکھیں نیز فاعل اصل ہے یا مبتداء؟

(ج) فاعل کو مفعول پر مقدم کرنے کی وجوبی صورتیں سپرد قلم کریں؟

سوال نمبر4:۔ وقد یکون المفعول المطلق للتاکید ان لم یکن فی مفهومه زیادة علی ما یفهم من الفعل و النوع ان دل علی بعض انواعه و العدد ان دل علی عدده مثل جلست

جلوسا للتاکید و جلسة بکسر الجیم للنوع و جلسة بفتحها للعدد .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور اغراض شارح واضح کریں؟

(ب) منادی کی تعریف لکھیں؟

(ج) منادی کے اعراب کی کتنی قسمیں ہیں؟ مثالوں کے ساتھ تحریر کریں؟

☆ ☆ ☆

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طلباء 2024ء

پانچواں پرچہ: نحو

سوال نمبرا:-

وَ هُوَ اَيِ الْاِسْمُ قِسْمَانِ مُعْرَبٌ وَ مَبْنِيٌّ لِاَنَّهُ لَا يَخْلُوْا اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ مُرَكَّبًا مَعَ غَيْرِهٖ اَوْ لَا وَالْاَوَّلُ اِمَّا اَنْ يُّشْبِهَ مَبْنِيَّ الْاَصْلِ اَوْ لَا وَ هٰذَا اَعْنِيْ الْمُرَكَّبَ الَّذِيْ لَمْ يُشْبِهْ مَبْنِيَّ الْاَصْلِ هُوَ الْمُعْرَبُ وَمَا عَدَاهُ اَعْنِيْ غَيْرَ الْمُرَكَّبِ وَ الْمُرَكَّبُ الَّذِيْ يُشْبِهُ مَبْنِيَّ الْاَصْلِ مَبْنِيٌّ .

(الف) عبارت کی تشکیل اور ترجمہ کریں؟

(ب) اعراب کی تعریف کرتے ہوئے واضح کریں کہ معانی معتورہ سے کیا مراد ہے؟

(ج) رفع کو فاعلیت اور نصب کو مفعولیت اور جر کو اضافت کی علامت کیوں قرار دیا گیا شرح جامی کی روشنی میں وضاحت کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: اور وہ اسم کی دو قسمیں ہیں معرب اور مبنی اس لیے کہ اسم نہیں خالی کہ غیر کے ساتھ مرکب ہو گا یا نہیں بصورت اول یا وہ مبنی الاصل کے مشابہ ہو گا یا نہیں اور یہ یعنی وہ مرکب جو مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو معرب اور اس کے علاوہ میری مراد غیر مرکب اور وہ مرکب جو مبنی الاصل کے مشابہ ہو معرب ہے۔

(ب) اعراب کی تعریف: اعراب وہ حرف یا حرکت ہے جس کے باعث معرب کا آ کر بدلے تاکہ ان معانی پر دلالت کرے جو معرب پر پے در پے آتی ہیں۔

معانی معتورہ: صفات یعنی فاعلیت مفعولیت اور اضافت

(ج) رفع: رفع فاعلیت کی علامت اس لیے کہ رفع عمدہ حرکت ہے اور فاعل بھی عمدہ ہے تو عمدہ کو عمدہ کی علامت بنا دیا۔ رفع ثقیل حرکت ہے اور فاعل قلیل ہے اس لیے فاعل مرفوع ہے۔

نصب: نصب خفیف حرکت ہے اور مفاعیل کثیر ہیں پس خفیف حرکت کثیر کو دے دی۔

جر: فاعلیت اور مفعولیت کا تقاضا پورا کرنے کے بعد جر کے علاوہ کوئی دوسری حرکت نہ بچی اس لیے اضافت کی علامت قرار پایا۔

سوال نمبر۲:-

وھی ای العلل التسع مجموع ما فی ھٰذین البیتین من الامور التسعۃ۔

الف) اسباب منع صرف شعر کی صورت میں لکھتے ہوئے یہ وضاحت کریں کہ "وھذا القول تقریب" کی عبارت سے مصنف کی کیا مراد ہے؟

ب) غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین کیوں نہیں آتے؟ شرح جامی کی روشنی میں تحریر کریں؟

ج) وصف، عجمہ، تانیث معنوی کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرائط سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) اسباب منع صرف:

عدل و وصف و تانیث و معرفۃ ﴿ عجمۃ ثم جمع ثم ترکیب

والنون زائدۃ من قبلھا الف ﴿ و وزن الفعل و ھذا القول تقریب

ھذا القول تقریب کی مراد:

☆ مذکورہ اسباب کو شعر کی صورت میں یاد کرنا یاد کرنے کے زیادہ قریب ہے۔

☆ اسباب منع صرف میں ہر ایک کو ماتن کا علت کہنا قول قریب یعنی مجازی ہے۔

☆ اسباب منع صرف کی تعداد میں نو کا قول کرنا درستگی کے زیادہ قریب ہے۔

(ب) کسرہ نہ آنے کی وجہ: غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین اس لیے نہیں آتے کہ وہ فعل کے مشابہ ہے اور فعل پر کسرہ اور تنوین نہیں اس لیے اس کے مشابہ پر بھی نہیں آئیں گے۔

(ج) وصف کی شرط: یہ ہے کہ وہ اصل میں وصف ہو یعنی وصف اصلی ہو عارضی نہ ہو۔

عجمہ کی شرط: یہ ہے کہ وہ عجمی زبان میں علم ہو اور تین حرف سے زائد ہو اور اگر تین حرفی ہو تو درمیان والا حرف متحرک ہو جیسے سَقَرٌ و اِبْرَاھِیْمُ۔

تانیث معنوی کی شرط: یہ ہے کہ وہ علم ہو۔

سوال نمبر۳:-

هُوَ اَیِ الْمَرْفُوْعُ الدَّالُّ عَلَیْهِ الْمَرْفُوْعَاتُ لِاَنَّ التَّعْرِیْفَ اِنَّمَا یَکُوْنُ لِلْمَاهِیَّةِ لَا لِلْاَفْرَادِ مَا اشْتَمَلَ اَیْ اِسْمٌ اشْتَمَلَ عَلٰی عِلْمِ الْفَاعِلِیَّةِ اَیْ عَلَامَةِ کَوْنِ الْاِسْمِ فَاعِلًا وَ هِیَ الضَّمَّةُ وَالْوَاوُ وَالْاَلِفُ۔

(الف) عبارت کی تشکیل وترجمہ کرتے ہوئے اغراض شارح واضح کریں؟
(ب) فاعل کی تعریف لکھیں نیز فاعل اصل ہے یا مبتداء؟
(ج) فاعل کو مفعول پر مقدم کرنے کی وجوبی صورتیں سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) تشکیل عبارت: اوپر ہو گئی ہے۔
ترجمہ: وہ یعنی مرفوع جس پر معرفوعات دلالت کرتا ہے کیونکہ تعریف ماہیت کی ہوتی ہے افراد کی نہیں۔ وہ اسم ہے جو مشتمل ہو فاعلیت کی علامت پر یعنی اسم کے فاعل ہونے کی علامت پر اور وہ ضمہ، واؤ اور الف ہے۔
(ب) فاعل کی تعریف: وہ اسم جس سے پہلے فعل یا شبہ فعل ہو اور وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم کی طرف مسند ہو اس طرح کہ اس کے ساتھ قائم ہو اس پر واقع نہ ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ
اغراض: شارح کا عبارت نکال ھو ضمیر کا مرجع بتانا ' ما کا معنی بیان کرنا اور علم کا معنی بیان کرنا مقصور ہے۔ اور علامتوں کا تعین کرنا مقصور ہے۔
اصل: فاعل اصل ہے' مبتداء اصل نہیں ہے۔
(ج) تقدیم فاعل کی صورتیں:
۱۔ جب فاعل اور مفعول دونوں میں لفظی اعراب ہو اور قرینہ بھی نہ' تو التباس سے بچنے کے لیے فاعل کو مقدم کرنا واجب ہے جیسے ضَرَبَ مُوْسٰی عِیْسٰی۔
۲۔ جب فاعل ضمیر مرفوع متصل ہو جیسے ضَرَبْتُ تاکہ متصل کا منفصل ہونا لازم نہ آئے۔
۳۔ جب فاعل کا مفعول اِلَّا کے بعد واقع ہو جیسے مَا ضَرَبَ زَیْدٌ اِلَّا عَمْرًوا تاکہ حصر والا معنی فوت نہ ہو یعنی زید کی ضاربیت عمرو میں بند رہے۔
۴۔ جب مفعول معنی اِلَّا کے بعد واقع ہو جیسے اِنَّمَا ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا تاکہ حصر والا معنی فوت نہ ہو۔
مذکورہ چاروں صورتوں میں فاعل کو مفعول پر مقدم کرنا واجب ہے۔

سوال نمبر۴:-
وَقَدْ يَكُوْنُ الْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَقُ لِلتَّاكِيْدِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ مَفْهُوْمِهٖ زِيَادَةٌ عَلٰى مَا يُفْهَمُ مِنَ الْفِعْلِ وَالنَّوْعِ اِنْ دَلَّ عَلٰى بَعْضِ اَنْوَاعِهٖ وَالْعَدَدُ اِنْ دَلَّ عَلٰى عَدَدِهٖ مِثْلُ جَلَسْتُ جُلُوْسًا لِلتَّاكِيْدِ وَ جِلْسَةً بِكَسْرِ الْجِيْمِ لِلنَّوْعِ وَ جَلْسَةً بِفَتْحِهَا لِلْعَدَدِ.
(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور اغراض شارح واضح کریں؟

ب) منادی کی تعریف لکھیں؟

ج) منادی کے اعراب کی کتنی قسمیں ہیں؟ مثالوں کے ساتھ تحریر کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: اور کبھی ہوتا ہے مفعول مطلق تاکید کے لیے اگر اس فعل کے مفہوم میں فعل کے مفہوم پر زیادتی نہ ہو اور نوع کے لیے اگر وہ اس کی بعض انواع پر دلالت کرے اور عدد کے لیے اگر وہ عدد پر دلالت کرے جیسے جَلَسْتُ جُلُوْسًا تاکید کی مثال، جَلَسْتُ جِلْسَةً نوع کی مثال اور جَلَسْتُ جَلْسَةً عدد کی مثال۔

اغراض: شارح نے یکون کی ضمیر کا مرجع بتایا اور مفعول مطلق کی تینوں اقسام کی تعریفات کر دی ہیں اور مثالوں کا تعین کر دیا۔

(ب) منادی کی تعریف: وہ اسم جس کی اَدْعُوْ کے قائم مقام کسی حرف کے ساتھ توجہ کرانا مقصود ہو۔

(ج) منادی کا اعراب:

☆ اگر منادی مفرد معرفہ ہو تو علامت رفع پر مبنی ہوگا جیسے یَا زَیْدُ

☆ منادی کے شروع میں اگر لام استغاثہ داخل ہو تو مجرور ہوگا جیسے یَا لَزَیْدٍ

☆ منادی کے آخر میں اگر الف استغاثہ لاحق ہو تو مفتوح ہوگا جیسے یَا زَیْدَاهُ

☆ منادی اگر مضاف یا مشابہ مضاف یا نکرہ غیر معین ہو تو منصوب ہوگا جیسے یَا عَبْدَ اللّٰهِ، یَا طَالِعًا جَبَلًا یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ۔

☆ ☆ ☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف۔اے۔سال دوم)

(برائے طلباء) الموافق سنة 1444ھ 2024ء

وقت: تین گھنٹے چھٹا پرچہ: منطق کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے دو دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر۱:۔ سواء الطريق ای وسطه الذی يفضی سالكه الی المطلوب البتة و هذا كناية عن الطريق المستوی اذهما متلازمان و هذا مراد من فسره بالطريق المستوی و الصراط المستقيم ثم المراد به اما نفس الامر عموما او خصوص ملة الاسلام۔

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) ماتن نے علم کی تعریف کیوں نہیں کی؟ شرح تہذیب کی روشنی میں جواب دیں؟

سوال نمبر۲:۔ و هو ملاحظة المعقول لتحصيل المجهول

(الف) ھو کا مرجع بتائیں اور واضح کریں کہ یہ عبارت کس کی تعریف ہے؟

(ب) منطق کی تعریف کریں اور منطق کی ضرورت شرح تہذیب کی روشنی میں لکھیں؟

(ج) قانون کی تعریف مع مثال سپرد قلم کریں؟

سوال نمبر۳:۔ درج ذیل میں سے پانچ اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

جنس، جنس الاجناس، عموم خصوص مطلق، دلالت مطابقی، متواطی، حجت

☆ ☆ ☆

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طلباء 2024ء

چھٹا پرچہ: منطق

سوال نمبر۱:۔

سَوَاءَ الطَّرِيْقِ اَیْ وَسْطَهُ الَّذِیْ يُفْضِیْ سَالِكَهُ اِلَى الْمَطْلُوْبِ الْبَتَّةَ وَ هٰذَا كِنَايَةٌ عَنِ الطَّرِيْقِ الْمُسْتَوِیْ اِذْهُمَا مُتَلَازِمَانِ وَ هٰذَا مُرَادُ مَنْ فَسَّرَهُ بِالطَّرِيْقِ الْمُسْتَوِیْ وَالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ ثُمَّ الْمُرَادُ بِهٖ اِمَّا نَفْسُ الْاَمْرِ عُمُوْمًا اَوْ خُصُوْصُ مِلَّةِ الْاِسْلَامِ۔

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) ماتن نے علم کی تعریف کیوں نہیں کی؟ شرح تہذیب کی روشنی میں جواب دیں۔

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں:

ترجمہ: سواء الطریق یعنی درمیانہ راستہ جو چلنے والے کو منزل مطلوب تک پہنچا دے اور یہ کنایہ ہے طریق مستوی سے' کیونکہ دونوں ایک دوسرے کو لازم ہیں اور یہی مراد ہے اس شخص کی جس نے طریق اور صراط مستقیم سے اس کی تفسیر کی ہے۔ پھر مراد اس سے یا تو نفس الامر ہے عمومی طور پر یا خاص ملت اسلام مراد ہے۔

(ب) علم کی تعریف نہ کرنے کی واجہ: علم کی تعریف چونکہ مشہور تھی تو شہرت کی بناء پر اس کی تعریف نہیں کی یا علم بدیہی ہے اور بدیہی چیز تعریف کی محتاج نہیں ہوتی۔

سوال نمبر۲:۔ و هو ملا حظة المعقول لتحصيل المجهول

(الف) ھو کا مرجع بتائیں اور واضح کریں کہ یہ عبارت کس کی تعریف ہے؟

(ب) منطق کی تعریف کریں اور منطق کی ضرورت شرح تہذیب کی روشنی میں لکھیں؟

(ج) قانون کی تعریف مع مثال سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) ھو کا مرجع: ھو ضمیر کا مرجع نظر ہے اور عبارت میں نظر کی ہی تعریف کی جا رہی ہے۔

(ب) منطق کی تعریف: منطق وہ آلہ ہے جس کی رعایت کرنے سے ذہن کو فکری غلطی سے بچایا جا سکے۔

منطق کی ضرورت: نظر و فکر میں کبھی خطا بھی واقع ہو جاتی ہے کہ فکر کبھی نتیجہ تک پہنچتی ہے اور کبھی نتیجہ کی نقیض تک پہنچتی ہے۔

لہٰذا کسی قاعدہ کلیہ کی ضرورت پڑی کہ اگر اس کی رعایت کی جائے تو خطائی الفکر سے بچا جا سکے اور وہ منطق ہی ہے۔

(ج) قانون کی تعریف: وہ قضیہ کلیہ کہ جس سے اس قضیہ کے موضوع کی جزئیات کے احوال معلوم ہوں جیسے "كل فاعل مرفوع"۔

سوال نمبر۳:۔ درج ذیل میں سے پانچ اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

جنس' جنس الاجناس' عموم و خصوص مطلق' دلالت مطابقی' متواطی' حجت

جواب: اصطلاحات کی تعریفات:

جنس: وہ کلی جو مختلف الحقائق کثیرین پر ماھو کے جواب میں بولی جائے جیسے حیوان۔

جنس الاجناس: وہ جنس جس کے نیچے تو کوئی جنس موجود ہو لیکن اوپر کوئی جنس موجود نہ ہو جیسے جوہر۔

عموم وخصوص مطلق: دو کلیوں میں ایک تو دوسری کے تمام افراد پر صادق آئے لیکن دوسری پہلی کے تمام افراد پر صادق نہ آئے جیسی حیوان اور انسان کے درمیان عموم وخصوص مطلق کی نسب ہے۔

دلالت مطابقی: وہ دلالت جس میں لفظ اپنے پورے معنی موضوع لہ پر دلالت کرے جیسے انسان کی دلالت حیوان ناطق پر۔

متواطی: وہ لفظ مفرد واحد المعنی کہ جس کا معنی معین ومشخص نہ ہو اور تمام افراد پر برابر برابر صادق آتا ہو جیسے انسان زید، عمرو اور بکر تمام پر برابر صادق آتا ہے۔

حجت: وہ معلومات تصدیقیہ جن کو ترتیب دینے سے کوئی مجہول تصدیق حاصل ہو جائے جیسے یہ معلوم ہو کہ عالم متغیر ہے اور یہ بھی معلوم ہو کہ ہر متغیر حادث ہے، پھر انہیں ترتیب دی جائے اور یوں کہا جائے اَلْعَالَمُ مُتَغَیِّرٌ وَ کُلُّ مُتَغَیِّرٍ حَادِثٌ تو نتیجہ آئے گا اَلْعَالَمُ حَادِثٌ۔

